جناب اسد اللہ غالب

کھلا اعلان جنگ

امریکہ ہمارے معاملات میں کس قدر حاوی ہے اس کا اندازہ ہر روز وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہوتا جائے گا۔

فی الوقت امریکہ دنیا کی سپرپاور ہے' واحد سپرپاور۔ اس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ اگر کوئی جرات رندانہ سے کام لیتا ہے تو اس کا بھرکس نکال دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود بعض افراد اور ان کے ساتھ ان کی قومیں امریکہ کے سامنے سینہ تانے کھڑی ہیں۔ لیبیا کا قذافی' اسے کوئی احمق قرار دے لیکن اس نے ابھی تک امریکہ کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ اس ملک کا مقاطعہ کر دیا گیا ہے' کوئی جہاز اس کی سرزمین پر نہیں اترتا' نہ پرواز کرتا ہے پھر بھی ہر سال حج پروازیں وہاں سے آتی ہیں' جدہ اترتی ہیں اور واپس جاتی ہیں۔ تمام تر دھمکیوں کے باوجود ان پروازوں کو نہ نشانہ بنایا جا سکا نہ سعودی عرب کے خلاف امریکہ کو پابندیاں لگانے کا خیال آسکا ہے۔

گزشتہ ماہ نیلسن منڈیلا ایڈنبرا جانے کے لیے اپنے ملک سے روانہ ہوا۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ راستے میں لیبیا کے مرد آہن معمر القذافی سے ملے گا۔ امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے قادر مطلق بل کلنٹن نے منڈیلا کو یاد دلانے کی کوشش کی کہ قذافی اور اس کے ملک کو ایک "اچھوت" قرار دیا جا چکا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اس ملاقات کے خیال کو دل سے نکال دیں۔ نیلسن منڈیلا نے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ طاری کرتے ہوئے کہا "اگر میں آزاد ہوں تو آپ ڈکٹیشن دینے والے کون ہیں اور اگر ڈکٹیشن ہی دینا تھی تو مجھے اور میرے ملک اور میری قوم کو آزاد کیوں کیا تھا؟" منڈیلا اپنے عزم پر قائم رہا۔ اس کا جہاز ترپیولی اترا' منڈیلا اور قذافی بغل گیر ہوئے اور پھر منڈیلا کا جہاز برطانیہ کے شہر ایڈنبرا کی طرف عازم پرواز ہوا جہاں کامن ویلتھ کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ میں یہاں یہ یاد دلاتا چلوں کہ ایڈنبرا وہ شہر ہے جو سکاٹ لینڈ میں واقع ہے اور سکاٹ لینڈ کے عوام ۱۱ ستمبر کے ریفرنڈم میں آئینی اور مالی خود مختاری کا ریفرنڈم جیت چکے ہیں اور سکاٹش نیشنل پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ۲۰۰۲ء میں

سکاٹش پارلیمنٹ کے انتخابات ہوں گے تو اس وقت تک سکاٹ لینڈ مکمل آزادی اور خود مختاری بھی حاصل کر چکا ہوگا۔ یہ اعلان آج دیوانے کی بڑ لگتا ہے لیکن محکوم قوموں کی قیادت میں کوئی دیوانہ جنم لے لے تو وہ نیلسن منڈیلا بن کر ابھرتا ہے۔

میں یہاں اسلامی جمہوریہ ایران کی مثال دوں گا۔ اس نے دنیا کی دو سپر پاورز کے ساتھ ٹکر لی "مرگ بر امریکہ" اور "مرگ بر روس" کے نعرے ایک سانس میں لگائے۔ دنیا کی دونوں سپر پاورز کا عتاب بیک قت ایران پر گرا، ایران آج بھی اپنی آزادی اور خود مختاری کو بچانے میں کامیاب ہے۔ روس ڈھیر ہو چکا ہے اور امریکہ کو "تہذیبوں کی ٹکر" کے مصنف ہنٹنگٹن جیسے فلاسفر اب نظریاتی طور پر قلعہ بند کرنے میں مصروف ہیں اور یہی ان کی کمزور ڈھال ہے۔ اسلام کی نظریاتی قوت کے مقابلے میں مغربی تہذیب پہلے بھی کسی چیلنج کا مقابلہ نہیں کر سکی اور آئندہ بھی اس میدان میں مغرب کو شکست فاش ہوگی۔

امریکہ نے اسلام کی نظریاتی قوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ فوجی اصطلاح میں اسے "ریکی" کہا جا سکتا ہے اور اس کے لیے عراق کی سرزمین منتخب کی گئی ہے۔ امریکہ کا خیال تھا کہ جس ملک کو اس نے ایران کے خلاف کامیابی سے استعمال کیا، وہ اس کا بندہ بے دام ثابت ہوگا۔ لیکن عراق اب تک امریکہ کو ناکوں چنے چبوا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ عراق کو بھاری قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ اس کے بچے بھوک سے بلک رہے ہیں لیکن عراقی قوم ہتھیار ڈالنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اسرائیل اس ملک کو براہ راست نشانہ بنا چکا ہے۔ اپنے خیال میں عراق کے ایٹمی مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ اور عراق کا باقی دم خم نکالنے کے لیے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں سے لے کر امریکی بحری بیڑے تک کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ کوشش یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک کے بازوئے شمشیر زن کو مروڑ دیا جائے۔ اس کی دفاعی صلاحیت کا خاتمہ کر دیا جائے۔

امریکہ کا اگلا نشانہ پاکستان ہے اور اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ یہ ایک ایٹمی قوت ہے۔ پاکستان کی ایٹمی قوت عالم اسلام کا ایک قیمتی اثاثہ ہے اور مستقبل قریب میں اسلام کے خلاف گرم جنگ میں یہ قوت ایک فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہے۔ امریکہ نے پاکستان کی ایٹمی قوت کو ختم کرنے کے لیے کیا کیا جتن نہیں کیے۔ پاکستان کو کس کس طرح سے نہیں ڈرایا گیا۔ بھٹو نے یہ پروگرام شروع کیا، اس کو امریکہ مزہ چکھانے میں کامیاب رہا۔ ضیاء الحق نے افغان جنگ کی آڑ میں ایٹمی پروگرام کو منزل سے ہمکنار کیا۔ اسے بھی راستے سے ہٹا دیا

گیا لیکن پاکستان اپنے راستے سے نہیں ہٹا کیونکہ اس کی قسمت ہمیشہ محفوظ ہاتھوں میں رہی ہے۔

امریکہ ہار ماننے کو تیار نہیں۔ وہ اپنی حکمت عملی بدل بدل کر پاکستانی قوم کے درپے ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ پاکستان کی بنیاد کو خدانخواستہ مسمار کر دے اور اس بنیاد کو تقویت دینے والے ایٹمی پروگرام کا خاتمہ کر دے۔ وہ اب نیا ایجنڈا لے آیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ طے کرو۔ کشمیر کا مسئلہ طے ہو جائے گا تو پاکستان سے کہا جائے گا کہ ایٹمی قوت کی کیا ضرورت ہے؟ اتنی بڑی فوج کی کیا ضرورت ہے؟ بھاری بھرکم دفاعی بجٹ کیوں ضروری ہے؟ یہی اخراجات کم ہوں گے تو سڑکیں بنا سکو گے، کارخانے لگا سکو گے، ہسپتال کھول سکو گے، سکول چلا سکو گے، گویا جب تک پاکستان اپنے دفاع کو مضبوط رکھنے کے عزم پر قائم ہے تو اس وقت تک پاکستان ترقی اور خوش حالی سے محروم رہے گا۔ ڈرانے والے تو یہاں تک ڈراتے ہیں کہ فوج کی تنخواہوں کا بجٹ بھی پورا نہ کر سکو گے۔

امریکہ نہیں جانتا اور ڈرانے والے نہیں جانتے کہ ہمارے سپہ سالار اعظم محمد ﷺ نے جنگ خندق میں پیٹ پر پتھر باندھ لیے تھے۔ ان کی پیروکار امت بھی اس سنت پر عمل کرنے کو تیار ہے اور دعوت مبارزت قبول کرتی ہے۔

مردوں کی تدفین پر پابندی لگا کر گوشت کھانے کی اجازت دی جائے

واشنگٹن (انٹرنیشنل ڈیسک) امریکہ کی ایک انتہا پسند ماحولیاتی تنظیم ارتھ رولز نامی نے جس کے امریکہ بھر میں ۶۳ ہزار رکن ہیں' نے حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ امریکہ میں مردوں کو دفنانا یا انہیں جلانا قانونی طور پر ممنوع قرار دیا جائے۔ اس کے بجائے مردہ افراد کے اعضا جسمانی طور پر معذور افراد کو لگائے جائیں اور مردہ افراد کا گوشت ری سائیکل کر کے اسے خوراک کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس گروپ کا کہنا ہے کہ دنیا کی آبادی حد سے بڑھ چکی ہے اور دنیا بھر میں لوگ خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔ اس لیے مردہ لوگوں کو دفنانے کے بجائے ان کا گوشت ری سائیکل کر کے کھانے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس سے انسانی وسائل میں اضافہ ہوگا اور وسیع و عریض قبرستان بنانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ امریکہ کے بہت سے ڈاکٹروں' دانشوروں اور سیاست دانوں نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے' ان کا کہنا ہے کہ مرنے کے بعد انسانی جسم کو کیڑے مکوڑے کھا جاتے ہیں اس لیے بہتر ہے کہ انہیں زندہ لوگوں کی خوارک بنایا جائے۔ تاہم بہت سے حلقوں نے اس تجویز کو شیطانی قرار دیا ہے۔ (روزنامہ پاکستان اسلام آباد ۔ ۲۴ نومبر ۹۶ء)